عراق پر دباؤ

اگرچہ عراق خلیجی جنگ میں ہار گیا۔ اور اسے اقوام متحدہ کے فیصلوں پر عملدرآمد کا عہد کرنا پڑا۔ پھر بھی امریکہ اور اس کے حلیف ممالک اس کا پیچھا چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں۔ اقوام متحدہ کے فیصلوں کے تحت عراق کی اقتصادی ناکہ بندی جاری ہے۔ اسے اپنا تیل بیچنے کی اجازت نہیں اسے بھاری رقم تاوان جنگ کے طور پر ادا کرنا ہے۔ اپنے مہلک اسلحہ تلف کرنے ہیں۔ حال ہی میں اقوام متحدہ کی ایک ٹیم جب اسلحہ کا پتہ لگانے کے لئے بغداد پہونچی تو اس پر جھگڑا پیدا ہوگیا۔ بغداد کی شرط یہ تھی کہ اس ٹیم میں کوئی امریکی یا مقامی آدمی نہیں ہوگا۔ اقوام متحدہ کو ان کی یہ شرط ماننی پڑی۔ اس ٹیم کا اصرار تھا کہ عراق اپنی وزارت زراعت کا معائنہ کرنے دے۔ شبہ تھا کہ وہاں عراق نے کچھ دستاویزات یا اسلحہ چھپا رکھے ہیں۔ یہ شبہ بے بنیاد ثابت ہوا۔ خود ٹیم نے اعتراف کیا کہ اسے وہاں تلاشی میں کوئی قابل اعتراض چیز نہیں ملی۔ پھر دوسری ٹیم کا مرحلہ آیا۔ اس میں بھی کئی انسپکٹر ہیں۔ ادھر عراق نے یہ اعلان کر دیا کہ کسی بھی ٹیم کو وزارتوں کا معائنہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس پر کشیدگی پیدا ہوگئی ہے —— ہماری رائے یہ ہے کہ اقوام متحدہ کی ٹیم، اس سے کچھ زیادہ ہی کارگذاری دکھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جتنی کارگزاری اس کے سپرد کی گئی ہے۔ اور یہ محض امریکی دباؤ کا نتیجہ ہے۔ اقوام متحدہ اب ممالک کی تنظیم نہیں رہی ہے۔ بلکہ امریکہ کا ایک ادارہ ہوگیا ہے۔ یہ امریکی مفادات کی خدمات انجام دے رہا ہے۔

عراق نے اعلان کیا ہے کہ وہ کویت کے علاقوں پر سے اپنے دعوے سے دست بردار نہیں ہوا۔ البتہ کویت کو بطور ملک تسلیم کرتا ہے۔ عراق کے اس رویہ میں تبدیلی ایک اچھی علامت ہے۔ جہاں تک سرحدوں کا معاملہ ہے۔ اس کا فیصلہ باہمی بات چیت کے ذریعہ ہوسکتا ہے۔ اقوام متحدہ کو ایسی تدابیر اپنانی چاہئیں کہ پھر عراق اور کویت کا کوئی تصادم نہ ہو۔ اس کا راستہ یہ ہے کہ علاقائی تنازعہ کو حل کیا جائے۔ اسی صورت میں اس خطہ میں دیرپا امن قائم ہوسکتا ہے۔